HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

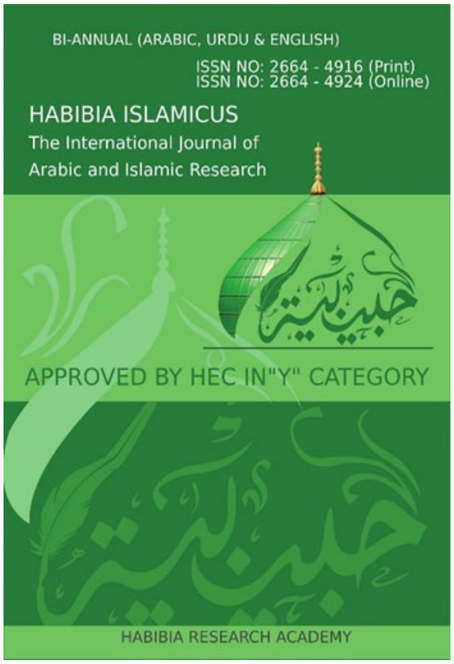

TOPIC:

OPINIONS OF THE COMMENTATORS ON THE DIFFERENT MEANINGS OF THE WORD TRUTH MENTIONED IN THE HOLY QURAN

قرآن حکیم میں مذکور لفظِ حق کے مختلف معانی سے متعلق مفسرین کی آراء

AUTHORS:

1- *Hafiz Tahir Mahmood, PhD Scholar, Department of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala. Email ID: tahirhafiz6789@gmail.com , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-0294-9223*

2- *Dr. Hafiz Muhammad Waseem Abbas, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala. Email ID: waseem.abbas@gift.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0003-2229-8023*

How to Cite: *Mahmood, Hafiz Tahir, and Hafiz Muhammad Waseem Abbas. 2021. "URDU 1 OPINIONS OF THE COMMENTATORS ON THE DIFFERENT MEANINGS OF THE WORD TRUTH MENTIONED IN THE HOLY QURAN: قرآن حکیم میں مذکورلفظ حق کےمختلف معانی سے متعلق مفسرین کی آراء". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (4):1-12.*

https://doi.org/10.47720/hi.2021.0504u01 .

URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/123

Vol. 5, No.4 || October –December 2021 || P. 1-12

Published online: 2021-12-11

QR. Code

OPINIONS OF THE COMMENTATORS ON THE DIFFERENT MEANINGS OF THE WORD TRUTH MENTIONED IN THE HOLY QURAN

قرآن حکیم میں مذکور لفظِ حق کے مختلف معانی سے متعلق مفسرین کی آراء

Hafiz Tahir Mahmood,　Hafiz Muhammad Waseem Abbas,

ABSTRACT:
The Qur'anic sage is the source of knowledge and wisdom, and the ocean is endless. If you dive into the book, many facts and interpretations come to light in the form of words and expressions. The word truth should be researched from any point of view in the Qur'anic context. The real and additional meaning is determined by the internal and external contexts. Therefore, in the following research, the opinions of the commentators regarding the meanings of the word truth mentioned in the Quran will be mentioned.
KEYWORDS: *Holy Quran, Word of Truth, Verses, Commentators*

ابتدائیہ: کسی بھی لفظ کے معنی کی تعیین میں محض لغت پر اکتفا کافی نہیں ہوتا بلکہ دیگر خارجی عوامل کے ساتھ ساتھ سیاق کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی لفظ کا معنی کرنے میں اگرچہ لفظ کی ہیئت وصورت اور لغت کا کردار بھی ہوتا ہے، لیکن جب یہی لفظ کسی ترکیب اور جملہ میں استعمال ہوتا ہے تو پھر انفعالی، خارجی، ثقافتی اور خاص پس منظر کے ساتھ ساتھ کبھی لفظ، جملہ پر اور جملہ، لفظ پر اثر انداز ہوتا ہے، جس سے کسی لفظ کے متعدد لغوی وعقلی معانی میں سے ایک خاص معنی اپنی حدود وقیود کے ساتھ وجود میں آتے ہیں۔

قرآنی حکیم علم وحکمت کا منبع اور بحرِ بے کنار ہے، انسانی عقل حیرانی سے بڑھ کر حیرت زدہ ہے کہ اس معجزہ خالدہ کے مضامین کی جامعیت کس کس پہلو سے عیاں اور آشکار کرنے کی کوشش کرے، بہر حال جس پہلو سے بھی اس کتاب میں غوطہ زنی کی جائے تو بہت سے حقائق اور تعبیرات لطافت سے الفاظ ونقوش کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ قرآن حکیم میں لفظ حق کے استعمال کی دو نوعیتیں ہیں؛ ایک حقیقی اور دوسری اضافی۔ تاہم لفظ حق کی تحقیق قرآنی سیاق میں کسی بھی اعتبار سے کی جائے، ہر صورت میں نسبت واضافت حتی کہ حق کے حقیقی معنی ومفہوم میں بھی اضافیت اور نسبت لازمی امر ہے، اس کے بغیر کوئی چارہ اور مفر نہیں۔ حقیقی اور اضافی معنی کا تعین در اصل داخلی اور خارجی قرائن سے ہوتا ہے۔ لہذا درج ذیل کی تحقیق میں لفظ حق کے قرآن مجید میں مذکور معانی سے متعلق مفسرین کی آراء کا تذکرہ کرنے کی ایک سعی ہے۔

حق بمعنی ذات وصفات باری تعالی: قرآن حکیم میں لفظ حق کا سب سے پہلا اور حقیقی مفہوم سے مراد اللہ تعالی کی ذات ہے، اور اللہ تعالی کی مرضی اور دست قدرت سے کائنات یہ نظام خلل وخرابی اور فتنہ وفتور سے پاک ہے۔ اس کے افعال، اس کا کلام، اس کی طرف عود ورجوع حق ہے اور اسی حق کی طرف سے کی گئی رہنمائی، سیدھے رستے اور حق کی جانب لے جاتی ہے۔ الغرض حقیقت میں حق اللہ ہی کی ذات ہے اور جس چیز کی نسبت بھی اس ذات حق کی جانب ہو جائے تو وہ بھی حق ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: **وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ**[1] (اور اگر اللہ ان کی خواہشات کی پیروی کرتا تو زمین وآسمان اور جو ان میں ہے، وہ فاسد ہو جاتا)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ بغویؒ لکھتے ہیں: قال ابن جریج و مقاتل و السدی و جماعۃ: الحق ھو اللہ [2](ابن جریج، مقاتل، سدی اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ حق سے مراد اللہ ہی ہے)

علامہ بغویؒ کی اس عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ درج بالا آیت میں مذکور لفظ حق کا حقیقی معنی اللہ ہی ہے کیونکہ مبتدا و خبر کو معرفہ لانے کے ساتھ ساتھ درمیان میں ضمیر فصل کالانا حصر کا معنی دے رہا ہے اور جملہ حصریہ ہی دراصل حق کے حقیقی معنی کو اللہ تعالی میں بند بتا رہا ہے۔ لفظِ حق کا حقیقی معنی ذات الٰہی ہے اور جس چیز کی نسبت اللہ کی طرف ہو وہ بھی حق ہے، اس کی صفات بھی حق ہیں، وہ خالق، مدبر، رب اور زندگی و موت کو پیدا کرنے والا ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ [3](پھر ان کو ان کے انصاف کرنے والے مالک کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ سب سے زیادہ تیزی سے حساب لینے والا ہے)

علامہ نسفیؒ اس آیت میں مذکور لفظ حق کے معنی کی تعیین میں لکھتے ہیں: ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إلی اللہ إلی حکمہ وجزائہ أی رد المتوفون برد الملائکۃ مولاھم مالکھم الذی یلی علیھم أمورھم لحق العدل الذی لا یحکم إلا بالحق وھما صفتان للہ۔ [4](پھر وہ اس کے فیصلے اور جزا کی طرف لوٹائے جائیں گے یعنی فوت ہونے والے فرشتوں کے لوٹانے سے، ان کے مالک کی طرف جو ان کے امور کا والی ہے، وہ عادل ہے اور مبنی بر حق فیصلہ کرتا ہے اور یہ دونوں اللہ تعالی کی صفتیں ہیں)

علامہ نسفیؒ کے کے بیان کے مطابق مذکورہ بالا آیت میں لفظ "مولی" اور "حق" دونوں اللہ تعالی کی صفات ہیں، معلوم ہوا کہ قرآنی سیاق میں حق صفۃ اللہ کے طور پر بھی آیا ہے۔

حق بمعنی وجودِ الٰہی پر دال: قرآن حکیم میں لفظ حق کا ایک مفہوم سے مراد اللہ تعالی کے وجود پر دال بھی ہے۔ آسمان و زمین کی پیدائش ذات باری تعالی کے وجود پر دال ہے، اس نے بغیر اسباب اور ماڈل و نمونہ کے اسے ابتداء پیدا کیا، وہی اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے، اس کی قدرت اس قدر اعلی ہے کہ اس کا ارادہ ہی وجود ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ [5](اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور جس نے کہے گا: ہو! تو وہ وجود میں آجائے گا، اس کی بات ہی وجود ہے اور اسی کے لیے اس دن بادشاہت ہوگی جس دن صور میں پھونکا جائے گا، جو چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا ہے خبردار ہے)

اس آیت میں " قولہ الحق" سے مراد یہ ہے کہ اس کا ارادہ ہی وجود ہے، جیسا کہ علامہ ابو سعود لکھتے ہیں: حاصلُ المعنی قولُہ الحقُّ کائنٌ حینَ یقولُ لشیءٍ من الأشیاءِ کنْ فیکونُ ذلکَ الشیءُ[6](معنی کا حاصل یہ ہے کہ اس کا قول ہو کر رہے گا، جب وہ کسی چیز کو کہتا ہے: ہو جا! تو اس کو وجود مل جاتا ہے)

علامہ عکبریؒ اعراب القرآن میں لکھتے ہیں: اَلْحَقُّ، وَعَلَى هَذَا يَكُونُ قَوْلُهُ بِمَعْنَى مَقُولِهِ؛ أَيْ: فَيُوجَدُ مَا قَالَ لَهُ كُنْ[7](حق، اس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان مقول کے معنی میں ہوگا، یعنی جو وہ کہتا ہے اس کو وجود مل جاتا ہے)

علامہ ابو سعودؒ اور علامہ عکبریؒ کی وضاحت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قرآنی سیاق میں لفظ "حق "کا ایک معنی وجودِ الٰہی پر دال ہونا بھی ہے۔

حق بمعنی معبود: قرآن حکیم میں مذکور لفظ حق کا ایک معنٰی معبود بھی ہے۔ خلق و ایجاد پر کامل قدرت، زندگی و موت کا مالک، دن اور رات کو بدلنے والا، بارش برسانے والا، ہمیشہ زندہ رہنے والا، ہر چیز سے باخبر، وہی آسمان و زمین اور جو ان کے درمیان ہے کا خالق و مالک، کارساز اور متصرف، غرض کامل علم والا، کامل قدرت والا، اسباب و آلات اور مادہ و مٹیریل سے مستغنی ذات اللہ ہی کی ہے، جس میں یہ صفات موجود ہوں وہ الہ و معبود اور حقیقی طور پر عبادت و پرستش اور عاجزی و تضرع کے لائق ہے اور مخلوقات میں یہ صفات موجود نہیں، لہذا ان کی عبادت باطل، گمراہی اور شرک ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ[8](کہہ دیجیے: کون تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا کون ہے جو آنکھوں اور کانوں کا مالک ہے اور کون ہے جو زندے کو مردہ اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو سارے کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ کہیں گے اللہ، تو آپ کہیں کیا تم ڈرتے نہیں؟ یہ ہے تمہارا رب معبود اور اللہ معبود کے سوا باقی معبود سوائے گمراہی کے اور کیا ہیں، تم کہاں پھیرے جاتے ہو)

اس آیت میں لفظ "" حق "کا قرآنی سیاق کے اعتبار سے معنی معبود، اللہ کی عبادت (توحید) اور مستحق عبادت ہے۔ قاضی بیضاویؒ اپنی مشہور تفسیر میں لکھتے ہیں: فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ أي المتولي لهذه الأمور المستحق للعبادة هو ربكم الثابت ربوبيته لأنه الذي أنشأكم وأحياكم ورزقكم ودبر أموركم. فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ استفهام إنكار أي ليس بَعْدَ الحق إلاَّ الضلال فمن تخطى الحق الذي هو عبادة الله تعالى وقع في الضلال. فَأَنَّى تُصْرَفُونَ عن الحق إلى الضلال[9]۔(پس یہ ہے اللہ تمہارا رب بر حق یعنی ان سارے امور کا مالک، عبادت کا حق دار وہی ہے، جس کی ربوبیت ثابت ہے کیونکہ اس نے تم کو ابتداء پیدا کیا، زندہ کیا، تمہیں رزق دیا اور تمہارے کاموں کی تدبیر کی تو حق کے بعد صرف گمراہی ہے، استفہام انکار کے لیے ہے یعنی حق کے بعد گمراہی ہی رہ جاتی ہے، جس نے حق جو کہ اللہ کی عبادت ہے، میں غلطی کی، وہ گمراہی میں پڑ گیا تو تم حق سے گمراہی کی طرف کیسے پھیرے جاتے ہو؟)

مذکورہ بالا آیت اور قاضی بیضاویؒ کی وضاحت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قرآنی سیاق میں لفظ حق کا ایک معنی معبود اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ہے۔

حق بمعنی ذات وصفات رسول اللہ ﷺ: قرآن حکیم میں لفظ حق کے ایک مفہوم سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات وصفات بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نسبت بھی اللہ کی طرف ہے، آپ ﷺ اللہ کا پیغام مخلوق خدا تک پہنچانے کے لیے اللہ اور مخلوق کے درمیان آخری رابطہ ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات وصفات کا ذکر تورات انجیل میں موجود تھا۔ اہل کتاب نے آپ ﷺ کی ذات وصفات کو تورات انجیل کے عین مطابق پایا اور جان لیا کہ آپ ﷺ حق ہیں، لیکن اس کے باوجود حق و باطل کی پہچان میں التباس پیدا کر دیا تا کہ کوئی پہچان نہ سکے اور خود پہچاننے اور علم ہونے کے باوجود چھپائے رکھا اور لوگوں کو اس پر مطلع نہ کیا۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ[10] (اور حق کو باطل سے مت ملاؤ اور تم جاننے کے باوجود حق کو چھپاتے ہو)

اس آیت میں حق سے مراد آپ ﷺ کی ذات وصفات ہیں، تفسیر زاد المسیر میں ہے: أنه أمر النبي صلّى الله عليه وسلّم، قاله ابن عباس[11] (بے شک اس سے مراد نبی ﷺ کا معاملہ ہے، اسے ابن عباس نے کہا ہے)

امام رازیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے، قرآنی سیاق میں لفظِ حق کی وضاحت یوں فرماتے ہیں: وَالْمَعْنَى وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِسَبَبِ الشُّبُهَاتِ الَّتِي تُورِدُونَهَا عَلَى السَّامِعِينَ، وَذَلِكَ لِأَنَّ النُّصُوصَ الْوَارِدَةَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ فِي أَمْرِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكُمْ كَانَتْ نُصُوصًا خَفِيَّةً يُحْتَاجُ فِي مَعْرِفَتِهَا إِلَى الِاسْتِدْلَالِ، ثُمَّ إِنَّهُمْ كَانُوا يُجَادِلُونَ فِيهَا وَيُشَوِّشُونَ وَجْهَ الدَّلَالَةِ عَلَى الْمُتَأَمِّلِينَ فِيهَا بِسَبَبِ إِلْقَاءِ الشُّبُهَاتِ، فَهَذَا هُوَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهِ[12] (معنی یہ ہو گا کہ سامعین پر شبہات وارد کر کے حق کو مت چھپاؤ اور وہ اس طرح کہ تورات وانجیل میں آپ ﷺ کے معاملہ نصوص تم پر پیچیدہ ہیں، آپ ﷺ کی معرفت میں استدلال کی محتاج ہیں، پھر وہ اس معاملہ میں جھگڑا کرتے اور غور وفکر کرنے والوں پر شبہات پیدا کر کے تشویش لاتے اور اللہ تعالی کے فرمان سے یہی مراد ہے)

بہر حال امام رازیؒ اور صاحب زاد المسیر کے نزدیک قرآنی سیاق میں لفظ حق کا ایک معنی آپ ﷺ کی ذات وصفات بھی ہیں۔

حق بمعنی قرآن مجید وشریعت محمدی ﷺ: قرآن حکیم میں لفظ حق کے ایک مفہوم سے مراد خود قرآن مجید اور شریعت بھی ہے۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے، اسے وحی کے ذریعہ پیغمبر اسلام ﷺ کی طرف بھیجا گیا، یہ مبنی بر حق اور سراپا ہدایت ہے، یہ حق وباطل اور ہدایت گمراہی کا معیار، کسوٹی اور مدار ہے، اس کی نسبت اللہ کی طرف ہے، جس طرح ذات الہی حق ہے تو اسی طرح اس کا کلام، وحی اور قرآن بھی حق ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ[13] (کہہ دیجیے: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آگیا تو جس نے ہدایت حاصل کی اس نے اپنے فائدے کے لیے کی اور جو گمراہ ہوا تو گمراہی کا وبال اسی پر ہے اور میں تم پر وکیل نہیں ہوں اور پیروی کریں اس وحی کی جو آپ کی طرف کی جاتی ہے اور صبر کیجیے یہاں تک کہ اللہ تعالی فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے)

علامہ ابن عطیہ اس آیت کی تفسیر میں لفظِ حق کا مفہوم یوں لکھتے ہیں کہ: والحقُّ هو القرآن والشرع الذی جاء به محمد[14] (حق سے مراد قرآن اور وہ شریعت ہے جسے محمد ﷺ لے کر آئے ہیں)

مذکورہ بالا آیت میں لفظِ حق سے مراد قرآن مجید بھی ہے۔تاہم قرآن اور وحی بطور مترادف بھی قرآنی سیاق میں مستعمل ہیں،اس پر مذکورہ بالا آیات میں لفظ "یوحی" قرینہ ہے۔لہذا لفظ حق قرآنی سیاق میں قرآن اور وحی کے معنی میں بھی آیا ہے۔

حق بمعنی انکارِ قرآن: قرآن حکیم میں لفظ حق کا ایک مفہوم قرآن مجید کے انکار کرنے کو بھی حق سے انکار کے مترادف بیان کیا گیا ہے۔قرآن حکیم اللہ تعالی کی کتاب ہے،اس کی تکذیب اور انکار دراصل کتاب حق کا انکار ہے اور انکار کا نقصان رسول کو نہیں بلکہ رسول تو اللہ تعالی کا پیغام سنا کر اجر عظیم کے ساتھ اپنے ذمہ داری سے عہدہ برا ہو گے، کیونکہ رسول کا کام منوانا نہیں بلکہ پہنچانا ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: كَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ[15] (آپ کی قوم نے اس کا انکار کیا ہے، حالانکہ وہ حق ہے، کہہ دیجیے کہ میں تمھارا وکیل نہیں)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابو سعودؒ سیاق قرآنی میں لفظ حق کی وضاحت یوں کرتے ہیں: وَكَذَّبَ بِهِ أي بالعذاب الموعود أو القرآنِ المجيد الناطقِ بمجيئه...وقوله تعالى {وَهُوَ الحق} حالٌ منَ الضمير[16] (اس کو جھٹلایا یعنی وعید عذاب یا قرآن جو اس کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔۔۔اور اللہ تعالی کا فرمان: وھو الحق، ضمیر مجرور سے حال ہے)

مذکورہ بالا آیت میں لفظ حق کا سیاقی معنی انکار قرآن ہے، طرز استدلال یوں ہے کہ وَهُوَ الحق ، بہ کی "ہ" ضمیر سے حال ہے جو کہ قرآن کی طرف لوٹ رہی ہے۔لہذا حق کا معنی انکار عن القرآن ہوا اور اس پر قرینہ لفظ "کذب" ہے۔بہر حال لفظِ حق کا ایک مفہوم انکار عن القرآن بھی ہے۔

حق بمعنی دین اسلام: قرآن حکیم میں لفظ حق کے ایک مفہوم سے مراد دینِ اسلام بھی ہے۔اللہ تعالی کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے، جس طرح قرآن کی نسبت اللہ ذات حق کی طرف ہے،اسی طرح دین اسلام کی نسبت بھی اللہ کی طرف ہے،یہی دین حق ہے، صرف اسے ہی غالب ہونا ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ[17] (وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے،اگرچہ مشرک ناپسند کریں)

علامہ سمعانیؒ نے اس آیت میں لفظ "حق" کی وضاحت اور تفسیر لفظ "اسلام" سے کی ہے۔لہذا قرآنی تناظر میں لفظِ حق کا ایک معنی اسلام بھی ہے۔

فدين الْإِسْلَام ظَاهر على كل الْأَدْيَان بِالدَّلِيلِ وَالْحجّة[18] (تو دین اسلام ہر دین پر دلیل و حجت سے غالب رہے گا)۔

قرآن حکیم میں ایک جگہ واضح طور پر دین سے اسلام مراد لیا گیا ہے: إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ[19] (بے دین اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے)

مذکورہ بالا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اسلام اور دین ہم معنی ہیں۔ دین اسلام چونکہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور اس کی طرف سے نازل کردہ ہے، اسی لیے یہی دین حق ہے، اس لیے قرآنی سیاق میں لفظِ حق کا ایک معنی اسلام بھی ہے۔

حق بمعنی صدق و سچائی: قرآنی سیاق میں لفظِ حق کا ایک معنی صدق اور سچائی ہے،

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: نَّحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَأَهُم بِٱلۡحَقِّۚ إِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ ءَامَنُواْ بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنَٰهُمۡ هُدٗى[20] (ہم آپ پر ان کا قصہ سچ سچ بیان کرتے ہیں، بے شک وہ چند جوان تھے، جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت میں زیادہ کیا)

علامہ سعدیؒ اس آیت میں مذکور لفظ حق کا معنی صدق اور سچائی کرتے ہیں: أن الله يقصها على نبيه بالحق والصدق، الذي ما فيه شك ولا شبهة بوجه من الوجوه[21] (بے شک اللہ تعالیٰ اس قصہ کو اپنے نبی پر حق سچ بیان کر رہا ہے، جس میں کسی بھی اعتبار سے شک و شبہ نہیں ہے)

دوسری آیت میں یوں مذکور ہے کہ: إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسۡتَحۡيِۦٓ أَن يَضۡرِبَ مَثَلٗا مَّا بَعُوضَةٗ فَمَا فَوۡقَهَاۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ فَيَعۡلَمُونَ أَنَّهُ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّهِمۡ[22] (بے شک اللہ نے شرماتا کہ وہ مچھر یا اس سے کم تر چیز کی مثال پیش کرے، بہر حال جو لوگ ایمان والے ہیں، وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ ان کے رب کی جانب سے حق ہے)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ بیضاویؒ لکھتے ہیں: والْحَقُّ الثابت الذي لا يسوغ إنكاره. يعم الأعيان الثابتة والأفعال الصائبة والأقوال الصادقة[23] (حق ایسی ثابت شدہ چیز ہے جس کے انکار کی گنجائش نہ ہو، وہ اشیاء افعال اور اقوال سب کو شامل ہے)

نیز لفظِ حق کا ایک مفہوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی صداقت کے طور پر بھی مذکور ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: فَوَقَعَ ٱلۡحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ[24] (تو حق واقع ہو گیا اور جو وہ کر رہے تھے باطل ہو گیا) فَوَقَعَ الْحق فاستبان أَن الْحق مَعَ مُوسَى[25] (پس حق واقع ہو گیا یعنی واضح ہو گیا کہ حق حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ہے)

گویا جادوں گروں کے مقابلہ میں معجزہ کا غلبہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور نبی ہیں۔ لہذا دلائل سے معلوم ہوا کہ قرآنی سیاق میں لفظ حق کا ایک معنی صدق اور سچائی بھی ہے۔

حق بمعنی حکمت و صواب: قرآن حکیم میں لفظ حق کا ایک مفہوم حکمت و صواب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات حکیم ہے، وہ کائنات کا مالک و متصرف ہے، اس کا علم محیط و کلی ہے، وہ ظاہر و باطن اور پوشیدہ و عیاں ہر ایک کا محیط علم رکھتا ہے، وہ قدیر و قادر علی الاطلاق ہے۔ لہذا اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، اس کے کام میں کوئی خامی و غلطی نہیں بلکہ صواب درست ہے۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کی تخلیق مبنی بر حکمت اور سراپا درستی و صواب ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: وَهُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ بِٱلۡحَقِّۖ وَيَوۡمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُۚ قَوۡلُهُ ٱلۡحَقُّۚ وَلَهُ ٱلۡمُلۡكُ يَوۡمَ يُنفَخُ فِي ٱلصُّورِۚ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِۚ وَهُوَ ٱلۡحَكِيمُ ٱلۡخَبِيرُ[26] (اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور جس نے کہے گا:

ہو ! تو وہ وجود میں آجائے گا، اس کی بات ہی وجود ہے اور اسی کے لیے اس دن بادشاہت ہو گی جس دن صور میں پھونکا جائے گا، جو چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا ہے خبر دار ہے)

اس آیت کریمہ میں لفظ حق حکمت اور صواب کے معنی میں ہے اور اس پر قرینہ لفظ "حکیم" اور "خبیر" ہے۔ جیسا کہ امام رازیؒ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں: أَنَّهُ تَعَالَى مَالِكٌ لِجَمِيعِ الْمُحْدَثَاتِ مَالِكٌ لِكُلِّ الكائنات وتصرف للمالك فِي مُلْكِهِ حَسَنٌ وَصَوَابٌ عَلَى الْإِطْلَاقِ، فَكَانَ ذَلِكَ التَّصَرُّفُ حَسَنًا عَلَى الْإِطْلَاقِ وَحَقًّا عَلَى الْإِطْلَاقِ وَالْقَوْلُ الثَّانِي: وَهُوَ قَوْلُ الْمُعْتَزِلَةِ أَنَّ مَعْنَى كَوْنِهِ حَقًّا أَنَّهُ وَاقِعٌ عَلَى وَفْقِ مَصَالِحِ الْمُكَلَّفِينَ مُطَابِقٌ لِمَنَافِعِهِمْ[27] (بے شک اللہ تعالی تمام چیزوں کے مالک ہیں، ساری کائنات کے مالک ہیں اور مالک کا اپنی ملک میں تصرف مطلقا اچھا اور درست ہے اور یہ تصرف مطلقا درست اور حق ہو گا اور دوسرا قول معتزلہ کا ہے کہ قول کے حق ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ مکلفین کے مصالح اور منافع کے مطابق واقع ہوتا ہے)

حق بمعنی ایمان اور عمل صالح: قرآن حکیم میں لفظ حق ایمان اور عمل صالح کے لیے بھی آیا ہے،

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: وَالْعَصْرِ○اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ○اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ[28] (قسم ہے زمانے کی کہ بیشک انسان بڑے خسارے میں ہے، مگر ہاں وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ نیک اعمال کے پابند رہے اور ایک دوسرے کو دین حق قائم رہنے کی تاکید کرتے رہے اور نیز ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی فہمائش کرتے رہے)

مذکورہ آیت میں لفظ حق ایمان اور عمل صالح کے معنی میں آیا ہے۔ اسی طرح قرآنی سیاق میں حق کا ایک معنی زکوۃ و صدقات اور ماتحتوں پر خرچ بھی ہے، جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: وَالَّذِینَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ[29] (وہ لوگ جن کے مالوں میں معلوم حق ہے)

قاضی بیضاویؒ لفظِ حق کا معنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حَقٌّ مَعْلُومٌ کالزکوات والصدقات الموظفة[30] (معلوم حق جیسے زکوۃ اور مقرر صدقات)

لفظِ حق کے دیگر معانی:

قرآنی سیاق میں لفظ حق دین اور قرض کے معنی بھی آتا ہے،

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے: وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا[31]۔ (اور چاہیے کہ لکھوائے جس پر قرض ہے اور اللہ تعالی سے ڈرتا رہے اور اس سے کچھ کم نہ کرے)

اس طرح قرآن مجید میں لفظ حق علم کے میں بھی آیا ہے،

قرآن حکیم میں ہے: وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ[32] (اور وہ اکثر صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک گمان حق سے کچھ کام نہیں آتا، بے شک اللہ جو تم کرتے ہو، اسے جانتا ہے)

صاحب کشاف اس آیت کے ضمن میں یوں لکھتے ہیں: وما يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ في إقرارهم بالله إِلَّا ظَنًّا لأنه قول غير مستند إلى برهان

عندھم إِنَّ الظَّنَّ فی معرفة الله لا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ وهو العلم شَيْئاً [33] (اور ان کی اکثریت اللہ کا اقرار صرف ظن و گمان میں کرتی ہے، کیونکہ ان کی بات کی ان کے اس کوئی معتبر دلیل نہیں، گمان اللہ کی معرفت میں حق کے کچھ کام نہیں آتا اور حق سے مراد کسی چیز کا علم ہے)

لفظ حق کا ایک معنی حجت، برھان اور معجزہ بھی ہے اور سیاق قرآنی میں متعدد مقامات پر حق کا یہ معنی وارد ہوا ہے،

مثلا: فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ [34] (جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آگیا تو انہوں نے کہا کہ یہ واضح جادو ہے)

ابو منصور ماتریدیؒ اس آیت کے تحت یوں لکھتے ہیں: أي: الحجج والآيات من عندنا. (قَالُوا إِنَّ هَذَا) يعنون الحجج والبراهين التي جاء بها موسى، (لَسِحْرٌ مُبِينٌ) يسمون الحجج والبراهين سحرًا [35] (یعنی ہماری طرف سے حجج اور معجزات، (انہوں نے کہا کہ بے شک یہ) وہ ان حجج و براہین جن کو حضرت موسیٰؑ لائے، عنوان دیتے کہ واضح جادو ہے)

اسی طرح قرآنی سیاق میں لفظ حق کا ایک معنی حجت اور برہان بھی ہے، مثلا: وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ [36] (اور ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور کہیں گے کہ اپنی حجت لاؤ تو ان کو علم ہو جائے گا کہ بے شک حق صرف اللہ کے لیے ہے اور جو وہ گھڑا کرتے تھے وہ گم ہو جائے گا)

مذکورہ بالا آیات میں لفظ حق حجت اور برہان کے معنی میں ہے اور قرینہ "ھاتوا برھانکم" ہے۔

اسی طرح قرآن مجید میں لفظ حق کا ایک معنی مدد، نصرت اور کامیابی کامرانی ہے:

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ [37] (البتہ تحقیق انہوں نے پہلے بھی فتنہ چاہا اور آپ کے سامنے معاملات کو ہیر پھیر کر پیش کیا یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آگیا اور اللہ کا حکم غالب ہو گیا، اس حال میں کہ وہ ناپسند کرتے ہیں)

علامہ زمخشری اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے، حق کا معنی یوں بیان کرتے ہیں: حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ وهو تأييدك ونصرك وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وغلب دينه وعلا شرعه [38] (یہاں تک کہ حق آگیا اور وہ آپ کی تائید اور نصرت ہے اور اللہ کا حکم غالب آگیا، یعنی اس کا دین غالب آگیا اور اس کی شریعت بلند ہو گئی)

صاحب کشاف کے کی وضاحت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآنی سیاق میں لفظ حق کا ایک معنی مدد، نصرت اور کامیابی کامرانی بھی ہے۔

خلاصہ بحث:

قرآن مجید میں لفظ حق کا معنی دو طرح سے استعمال ہوا ہے؛ ایک حقیقی اور دوسرا نسبتی اور اضافی۔ قرآن حکیم میں لفظ حق کا حقیقی مرادی معنی تو صرف ذات باری تعالیٰ ہے جبکہ یہ لفظ اضافی طور پر صفات باری تعالیٰ، دینِ اسلام، نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ، قرآنِ مجید،، وجودِ الٰہی،

صدق و سچائی، عمل صالح، دلیل وحجت، علم، رغبت وحاجت، نفع ومصلحت، نصرت وکامیابی، برہان ومعجزہ، مال وقرض، حکمت وصواب کے علاوہ دیگر معانی میں بھی استعمال ہوا ہے۔تاہم اس طرز تحقیق سے قرآنی سیاق میں لفظ "حق" کے متعدد معانی سامنے آتے ہیں، جن میں سے اہم معانی کو اس مقالہ میں زیر بحث لایا گیا ہے۔اگر دیگر قرآنی الفاظ کو اسی تناظر میں دیکھا جائے تو زیر بحث الفاظ کے معانی اپنی حدود و قیود کے ساتھ سامنے آئیں گے اور یہ طریق تحقیق فہم قرآن میں بہت مددگار ثابت ہوگا۔

مصادر ومراجع

- القرآن الحکیم
- بغوی، حسین بن مسعود۔ معالم التنزیل۔ بیروت: دار طیبہ 1997ء
- بیضاوی، عبداللہ بن عمر۔ انوار التنزیل واسرار التاویل۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی 1418ھ
- الرازی، محمد بن عمر۔ التفسیر الکبیر۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی 1420ھ
- زمخشری، محمود بن عمرو۔ الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل۔ بیروت: دار الکتاب العربی 1407ھ
- السعدی، عبدالرحمن بن ناصر۔ تیسیر القرآن الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان۔ بیروت: مؤسسة الرسالة 2000ء
- ابو السعود، محمد بن محمد۔ ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی
- السمعانی، منصور بن محمد۔ تفسیر القرآن۔ الریاض: دار الوطن 1997ء
- عبدالرحمن بن علی۔ زاد المسیر۔ بیروت: دار الکتب العربی 1422ھ
- عبداللہ بن عباس۔ تنویر المقیاس۔ لبنان: دار الکتب العلمیة
- العکبری، عبداللہ بن حسین۔ التبیان فی اعراب القرآن۔ حلب: عیسی البابی حلبی و شرکاۃ
- ابن عطیة، عبدالحق بن غالب۔ المحرر الوجیز فی تفسیر کتاب العزیز۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ 1422ھ
- ماتریدی، ابو منصور، محمد بن محمد۔ تفسیر ماتریدی: تأویلات اهل السنه۔ بیروت: دار الکتب العلمیة 2005ء
- النسفی، عبداللہ بن احمد۔ مدارک التنزیل وحقائق التاویل۔ بیروت: دار الکلم الطیب 1998ء

حوالہ جات

[1] القرآن، المؤمنون 23:71

[2] بغوی، حسین بن مسعود۔ معالم التنزیل۔ بیروت: دار طیبہ 1997ء، ج:5، ص:424

[3] القرآن، الانعام 6:62

[4] النسفی، عبداللہ بن احمد۔ مدارک التنزیل وحقائق التاویل۔ بیروت: دار الکلم الطیب 1998ء، ج:1، ص:511

[5] القرآن، الانعام 6:73

[6] ابو السعود، محمد بن محمد۔ ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، ج:3، ص:151

۔العکبری، عبداللہ بن حسین۔التبیان فی اعراب القرآن۔حلب: عیسی البابی حلبی وشرکاءۃ، ج:1، ص:509[7]

۔القرآن، یونس10:31۔32[8]

۔بیضاوی، عبداللہ بن عمر۔انوار التنزیل واسرار التاویل۔بیروت: داراحیاءالتراث العربی1418ھ، ج:3، ص:112[9]

۔القرآن، البقرۃ2:42[10]

۔عبدالرحمن بن علی۔زادالمسیر۔بیروت: دارالکتب العربی1422ھ، ج:1، ص:60[11]

۔الرازی، محمد بن عمر۔التفسیر الکبیر۔بیروت: داراحیاءالتراث العربی1420ھ، ج:3، ص:485[12]

۔القرآن، یونس10، 108۔109[13]

۔ابن عطیۃ، عبدالحق بن غالب۔المحرر الوجیز فی تفسیر کتاب العزیز۔بیروت: دارالکتب العلمیہ1422ھ، ج:3، ص:147[14]

۔القرآن، الانعام6:66[15]

۔ابوالسعود، محمد بن محمد۔ارشاد العقل السلیم الی مزایاالکتاب الکریم۔بیروت: داراحیاءالتراث العربی، ج:3، ص:146[16]

۔القرآن، التوبہ9:33[17]

۔السمعانی، منصور بن محمد۔تفسیر القرآن۔الریاض: دارالوطن 1997ء، ج:2، ص:304[18]

۔القرآن، آل عمران3:19[19]

۔القرآن، الکھف18:13[20]

۔السعدی، عبدالرحمن بن ناصر۔تیسیر القرآن الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان۔بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ2000ء، ص:471[21]

۔القرآن، البقرۃ2:26[22]

۔بیضاوی، عبداللہ بن عمر۔انوار التنزیل واسرار التاویل۔بیروت: داراحیاءالتراث العربی1418ھ، ج:1، ص:63[23]

۔القرآن، الاعراف7:118[24]

۔عبداللہ بن عباس۔تنویر المقیاس۔لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ص:135[25]

۔القرآن، الانعام6:73[26]

۔الرازی، محمد بن عمر۔التفسیر الکبیر۔بیروت: داراحیاءالتراث العربی1420ھ، ج:13، ص:27[27]

۔القرآن، المعارج70:24[29]

۔بیضاوی، عبداللہ بن عمر۔انوار التنزیل واسرار التاویل۔بیروت: داراحیاءالتراث العربی1418ھ، ج:5، ص:246[30]

-القرآن، البقرۃ2:282[31]

۔القرآن، یونس10:36[32]

[33] ۔زمخشری، محمود بن عمرو۔الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل۔بیروت: دار الکتاب العربی 1407ھ،ج:2،ص:346

[34] ۔القرآن،یونس 76:10

[35] ۔ماتریدی،ابو منصور، محمد بن محمد۔ تفسیر ماتریدی:تاویلات اھل السنہ۔بیروت: دار الکتب العلمیۃ 2005ء،ج:6،ص:72

[36] ۔القرآن،القصص 75:28

[37] ۔القرآن،التوبۃ 48:9

[38] ۔زمخشری، محمود بن عمرو۔الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل۔بیروت: دار الکتاب العربی 1407ھ،ج:2،ص:277

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.